REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۲ | ۲۶ فتح ۱۳۲۷ھ | ۲۴ فتح ۱۳۶۸ھ | ۲۶ دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۹۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ ماہ فتح - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے احباب دعا جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ لاہور کے جلسہ سالانہ میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر

لاہور ۲۵ دسمبر - آج جماعت احمدیہ لاہور کے سالانہ جلسہ کا افتتاح فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس وقت میں تقریر کے لئے نہیں بلکہ دعا کے لئے آیا ہوں مگر میرا طریق ہے کہ دعا سے پہلے کچھ باتیں کہتا ہوں۔ اس طریق کے مطابق آپ کے سامنے کچھ باتیں رکھنا چاہتا ہوں۔

دنیا میں جتنے کام ہوتے ہیں ان کے کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ ہوتا ہے۔ اور جتنے کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ نہ ہی صحیح راستہ پر چلے بغیر کوئی قوم منزل پر پہنچ سکتی ہے۔ اور نہ مقصد کے بغیر کوئی قوم یک جہتی سے کام کر سکتی ہے۔ اس امر کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے کہ فاتوا البیوت من ابوابھا۔ ہر گھر جس میں تم داخل ہونا چاہتے ہو اس کے دروازہ میں سے داخل ہو کر جاؤ۔ یعنی ہر وہ کام جسے تم اختیار کرنا چاہتے ہو۔ اس کے حصول کا جو طریق ہے وہ اختیار کرو۔

صحیح طریق اختیار کرنے کے بعد قوم کے پیش نظر کسی مقصد کا ہونا ضروری ہے (باقی دیکھیں صد ۲ پر)

روسیوں نے دو لاکھ قیدیوں کو روک رکھا ہے

لندن ۲۵ دسمبر - گذشتہ چند ہفتوں میں جرمن باشندوں کو جس بات سے سب سے زیادہ صدمہ پہنچا ہے۔ وہ یہ اطلاع ہے کہ روس نے ابھی بہت سے اسیران جنگ کو روک رکھا ہے بعض لوگوں کو حالت اسیری میں ۸ سال گزر چکے ہیں قیدیوں کو واپس نہ کرنے کی وجہ سے صدمہ میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ مشرق اور مغرب کے موجودہ تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ روس اپنے اس وعدہ کو پورا کرے گا۔ جو اس نے اس سال کے اوائل میں کیا تھا۔ اور جس میں اس نے کہا تھا کہ ۱۹۴۸ء تک تمام قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ روسیوں کے قبضہ میں انتہائی محتاط اندازوں کے مطابق کم از کم دو لاکھ افراد ہیں لیکن دوسرے اندازوں کے مطابق ان کی تعداد ۵ لاکھ تک پہنچتی ہے۔

دوسرے تمام ممالک یعنی امریکہ - برطانیہ فرانس - پولینڈ اور زیکوسلاویکیا نے اس معاہدہ پر عمل درآمد کیا ہے روسی علاقہ سے ابتک جتنے قیدی واپس آئے ہیں۔ وہ عام طور سے* خراب حالت میں واپس آئے ہیں۔ گذشتہ ستمبر میں آنے والے ۲۷۰۰ افراد میں سے ۲۲۵ کو اسپتال بھیجنا پڑا۔ (اسٹار)

جنگ بند کرنیکی اپیل

پیرس ۲۵ دسمبر - آج سلامتی کونسل نے دونوں فریقوں سے اپیل کی کہ وہ فوراً انڈونیشیا میں جنگ بند کر دیں۔ اور اس وقت جہاں جنگ ہو رہی ہے وہاں اتحادی ممبروں کو نقل و حرکت کی اجازت دیں۔ اس کے علاوہ ولندیزی حکام کو کہا ہے کہ وہ انڈونیشی زعما کو اجازت اور تمام سہولتیں مہیا کریں۔ تاکہ وہ جنگ بند کرنے کا حکم دے سکیں۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

لاہور ۲۵ دسمبر - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحیہ تقریر کے بعد اجلاس اول کی کاروائی جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر دعوت وتبلیغ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ سب سے پہلی تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ذکر حبیبؑ کے متعلق تھی۔ لیکن آپ علالت طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ ذکر حبیبؑ کے موضوع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک مطبوعہ مضمون کا کچھ حصہ مولوی نورالحق صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد جناب مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر فاضلانہ تقریر فرمائی آپ نے آیت خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تعلق کے اظہار کے لئے جو اللہ تعالیٰ سے آپ نے پیدا کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جن کو آپ نے جذب کر کے عوام الناس کو ان سے روشناس کرایا۔ خاتم سے زیادہ موزوں لفظ کوئی نہ تھا۔ جس میں یہ دونوں مفہوم پائے جاتے ہیں۔

آپ کی دلچسپ تقریر کے بعد جو تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی جناب مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی۔ ابھی یہ تقریر جاری تھی کہ حسن اتفاق سے مفتی اعظم فلسطین کے ذاتی نمائندے جلسہ میں تشریف لائے۔ اور جناب السید عبداللہ غوثیہ نے عربی میں تقریر کی جو کسی دوسری جگہ درج ہے۔

نمازوں کے وقفہ کے بعد جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے تقریر کا سلسلہ دوبارہ شروع کرتے ہوئے فرمایا اسلام کی زرین تعلیم تو مسلمانوں کے پاس تھی۔ لیکن اس پر عمل سے گریز کرتے تھے۔ اور صحیح عقائد کی جگہ غلط عقائد مسلمانوں میں جاگزیں ہو چکے تھے۔ (باقی صفحہ ۲ پر کالم ۲)

برطانیہ اور ہندوستان میں چائے کے متعلق مذاکرات

لندن ۲۵ دسمبر اخبار ”فائی ننشیل ٹائمز“ نے اس اطلاع کو نمایاں طور پر شائع کیا ہے جو اس کے نامہ نگار مقیم نئی دہلی نے روانہ کی ہے اس وقت حکومت ہند حکومت برطانیہ کی اس خواہش کی اطلاع پر غور (باقی صد کالم ۲ پر)

مفتی اعظم فلسطین کے ذاتی نمائندوں کی جماعت احمدیہ لاہور کے جلسہ سالانہ میں شرکت

الشیخ عبداللہ غوثیہ کی تقریر

لاہور ۲۵ دسمبر۔ مفتی اعظم فلسطین کے ذاتی نمائندے الشیخ عبداللہ غوثیہ اور السید سلیم الحسینی اور السید عبدالحمید بک جو افغانستان میں فلسطینی سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ لاہور کے سالانہ جلسہ میں تشریف لائے الشیخ عبداللہ غوثیہ نے اجتماع کثیر کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

اسلام بحیثیت آج بھی تمام ادیان پر غالب ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہم نے اسکی زریں تعلیم کو ترک کر کے اپنے اوپر ادبار وارد کر لیا ہے۔ اگر ہم اس روشن شریعت کی زریں تعلیم پر عمل کریں جس پر صحابہ نے عمل کر کے دنیا میں بنظیر فتوحات حاصل کیں (باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل - بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی - اے - ایل ایل - بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

بقیہ از مضمون صفحہ اوّل

اگر کسی قوم کا کوئی مقصد نہ ہو۔ تو وُہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔

جس طرح دروازے میں داخل ہونے کے بغیر گھر میں داخل ہونا مشکل ہے۔ اسی طرح اپنے مقصد کے مقرر کرنے کے بغیر کامیابی محال ہے۔ قرآن کریم میں ہے ”لِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا“ کہ ہر ذی عقل شخص کا کوئی مقصد ہوتا ہے جسے سامنے رکھ کر وُہ چلتا ہے۔ اسی طرح ہر قوم کا جو کسی قانون یا تنظیم کے تحت اپنے آپ کو چلاتی ہے کوئی مقصد ہونا چاہیئے۔ اگر بغیر مقصد کے کچھ لوگ کسی جگہ اکٹھے ہو جائیں تو ان میں قربانی کی رُوح پیدا ہوتی ہے۔ نہ ہی ہمت اور جوش پیدا ہو سکتا ہے نہ وُہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ایسا اعلیٰ پروگرام جس پر عمل کر کے دُنیا میں ممتاز جگہ حاصل کر سکیں پیش کر سکتے ہیں۔

پس ہماری جماعت کو یہ دونوں زرّیں اصول کبھی نہیں بھولنے چاہئیں۔ ہمارا مقصد تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے کہ اسلام کو دُنیا میں غالب کرنا پس ہمارا مقصد ہمارے سامنے ہے۔ اسے حاصل کرنا ہمارا کام ہے۔ ایسا غلبہ جو دلائل اور تعلیم کے لحاظ سے ہم دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ وُہ تو قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور اعلیٰ تعلیم جس کی وجہ سے تمام مذہبی کُتب سے افضل ہے اس میں موجود ہیں۔ اور ہر شخص جو غور کرے اس کو دیکھ سکتا ہے۔ لیکن جب تک ان دلائل کو عملی طور پر پیش نہ کیا جائے۔ محض دلائل سے کوئی شخص قائل نہیں ہو سکتا۔ لوگوں کا عام طریق ہوتا ہے کہ جب وُہ دلائل سے عاجز آ جاتے ہیں۔ تو وُہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ بتاؤ تم نے اس تعلیم پر عمل کر کے کونسا تغیّر اپنے اندر پیدا کر لیا ہے۔ کون سا اعلیٰ مقام حاصل کر لیا ہے کون سی فضیلت حاصل کر لی ہے چنانچہ آج دشمن اسی طریق سے اسلام پر طعنہ زن ہو رہا ہے جب ہم اس کے سامنے اسلام کی تعلیم پیش کرتے ہیں تو کہتا ہے بتاؤ اسلامی ممالک نے کونسی رواداری کی مثال پیش کی ہے اور کون سے فتنے فساد انہوں نے رفع کئے ہیں کون سا نیا تغیّر انہوں نے پیدا کیا ہے۔ اور اگر انہوں نے اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے کچھ نہیں کیا تو اس تعلیم کو تم ہمارے سامنے کیوں پیش کرتے ہو۔ جب اس کے ماننے والے اسے رد کر چکے ہیں۔ تو نہ ماننے والے کیونکر قبول کریں یہ ایسا زبردست اعتراض ہے کہ اس کے سامنے ہمارے لئے بولنے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ پس ضرورت ہے کہ ہم اپنے اندر تغیّر پیدا کریں۔ اور اسلام کی تعلیم کے ساتھ عمل کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کریں کہ دُشمن بھی اسلام کی علمی و عملی برتری کا اقرار کرنے لگے۔

جبتک ہم عملی نمونہ پیش نہ کریں۔ ہم غلبہ نہیں پا سکتے۔

پس یہ وُہ دروازہ ہے۔ جس سے گزر کر ہم اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔ اور اسلام کے غلبہ کی عمارت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جہانتک ہمارے مقصد کا تعلق ہے وُہ واضح ہے کہ قرآن کریم میں ہمارا فریضہ اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرنے میں کوشاں رہنا بیان فرمایا ہے لیکن جہاں تک عمل کا سوال ہے اسمیں ہم تہی دست ہیں۔

فرمایا باتیں سُننا بھی ضروری ہے۔ اور اچھی باتیں سُننی چاہئیں۔ لیکن اب عمل کا زمانہ ہے باتیں کم سُنو۔ عمل زیادہ کرو۔

. . . . تقسیم ہند کے بعد قتل و غارت۔ لوٹ مار۔ خیانت بد دیانتی کے جو واقعات پیش آئے ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ مجھے افسوس ہے کہ ان شنیع افعال کے ارتکاب سے ہماری جماعت بھی محفوظ نہیں رہ سکی۔ بیشک جماعت کے بعض افراد نے شاندار نمونہ دکھایا ہے لیکن بعض افراد نے اس موقع پر انتہائی کمزوری کا مظاہرہ کیا ہے۔ افسوس ہے کہ بحیثیت جماعت جماعت نے اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔ ہمیشہ مصائب کا زمانہ ہی ایمان کے امتحان کا زمانہ ہوتا ہے لیکن بعض لوگ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ از صفحہ اوّل

اور ایسی بدعات پیدا ہو چکی تھیں۔ جن کا اسلام کی تعلیم میں نام و نشان نہ تھا۔ ان خرابیوں کو دُور کرنے اور اسلام کی تعلیم کو عملی طور پر دُنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک ہادی کی ضرورت تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے پوری ہوئی۔ حضور نے تمام خرابیوں کو جو عملی طور پر یا عقائد کے لحاظ سے پیدا ہو چکی تھیں رفع کیا۔ اور اسلامی تعلیم کی فضیلت کو دلائل قاہرہ و باہرہ سے ثابت کیا۔

جناب مولوی صاحب نے اس وسیع مضمون کو قریباً پون گھنٹہ میں نہایت خوش اسلوبی سے بیان فرمایا حاضرین نے نہایت انہماک اور دلچسپی سے سُنا۔

اس کے بعد جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وُہ زیب و زینت میں وقت گنوانے کی بجائے تبلیغ احمدیت اور نفس کی اصلاح میں اپنا وقت صرف کریں۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے یقین کامل سے یہ دعوےٰ کیا تھا۔ کہ دُنیا کی کوئی طاقت ہمیں مغلوب نہیں کر سکتی۔

ایسے ہی یقین کے ساتھ دنیا پر چھا جانے کیلئے اُٹھ کھڑے ہوں۔ اور جس جس انداز سے دُشمن تیاری میں مصروف ہے وُہ بھی اسی طور و طریق کو اختیار کر کے احمدیت اور اسلام کے دفاع کے لئے کوشش کریں۔ اور ضروری فوجی تربیت حاصل کریں۔

اس تقریر کے بعد جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کی تقریر مقرر تھی لیکن وُہ قلت وقت کے باعث نہ ہو سکی۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے نوجوانوں میں ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کا اسلامی طریق کے موضوع پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اُنہوں نے اپنے مضمون کو نہایت لطیف پیرایہ میں بیان کیا (اس تقریر کو انشاء اللہ بہت جلد شائع کیا جائے گا۔)

دوسرا اجلاس جس کی صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے فرمائی ساڑھے چار بجے شام ختم ہوا۔

خاکسار منیر احمد دہنیس

(سٹاف رپورٹر)

”الفضل“ کے متعلق
احباب کرام سے ایک ضروری مشورہ

الفضل کی ترقی و توسیع کے متعلق دو تجویزیں زیر غور ہیں۔ ایک یہ کہ موجودہ حجم ۸ صفحات سے بڑھا کر ۱۶ صفحات کا کر دیا جائے۔ جس میں سے پانچ صفحات خبروں کے لئے پانچ صفحات اشتہارات کے لئے اور چھ صفحات مسائل دینیہ کے لئے مخصوص ہوں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ الفضل اپنی ذات میں جہاں بلحاظ خبروں کے اتنا مواد قارئین کی خدمت میں پیش کر سکے۔ کہ کسی دوسرے اخبار سے بے نیاز کر دے۔ وہاں دینی لحاظ سے اپنا سابقہ معیار قائم رکھ سکے۔ ایسا کرنے سے اسکی موجودہ قیمت میں اضافہ کرنا پڑے گا۔ بعض احباب کے نزدیک امکان ہے کہ یہ بوجھ بعض خریداروں کے لئے ناقابل برداشت ہوگا۔

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ الفضل کا موجودہ حجم ۸ صفحات کا ہی رہے۔ اس صورت میں خبروں کو نہایت مختصر کر کے ایک صفحہ میں سمویا جا سکے گا۔ مسائل دینیہ کے لئے زیادہ سے زیادہ جگہ نکل سکے گی۔

ہر دو امور کے متعلق احباب کی رائے معلوم ہونا مناسب ہے۔ مہربانی فرما کر احباب اپنے قیمتی مشورہ سے مستفید فرمائیں

(۳) اگر اسکے علاوہ کوئی اور مفید مشورہ احباب کی طرف سے پہنچے تو اس پر شکریہ کے ساتھ غور کیا جائے گا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

پروگرام جلسہ سالانہ
۲۶ دسمبر ۱۹۴۸ء بروز اتوار

اجلاس اوّل

۱۰ بجے صبح تا ۱۰-۱۰ تلاوت قرآن کریم — ماسٹر فقیر اللہ صاحب

نظم

۱۰½ تا ۱۱½ قرآن مجید پر اعتراضات کے جوابات — مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

۱۱½ تا ۱۲ موجودہ انقلاب کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبل از وقت انذار — مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

۱۲ تا ۱۲-۴۵ جہاد کی حقیقت — مکرم مولوی عبد المنان صاحب عمر

نماز ظہر

اجلاس دوم

۲½ بجے تلاوت قرآن کریم

نظم

تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

روزنامہ الفضل
۲۶ دسمبر ۱۹۴۸ء

انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں (۲)

کل ہم نے عرض کیا تھا کہ اللہ تعالے نے اپنے پاک فرستادوں کو جو نشانات دیئے ہیں ان میں سے ان کے ساتھیوں کے ایمان پختہ ہوتے ہیں۔ اور جو ان عظیم الشان کارناموں کا باعث ہوتے ہیں۔ جو ان سے سرانجام پاتے ہیں۔ ان میں سے پیشگوئیاں بھی ہیں۔ ہم نے یہ بھی بتایا تھا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم نے جو بڑے بڑے کام سرانجام دیئے۔ ان کا پیشگوئیوں کے ساتھ بھی بڑا تعلق تھا۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے سے خبر پاکر کی تھیں۔ یہ پیشگوئیاں صحابہ کرام رضہ کے ایمان کے محکم کرنے اور ان کے حوصلے اور ہمت کے ازدیاد کا باعث تھیں۔ بلکہ یہ وہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہی تھیں۔ جو ان کو ایسے کاموں میں ہاتھ ڈالنے کی جرأت دلاتی تھیں۔ جن کے ہو جانے کے بظاہر کوئی اسباب نظر نہیں آتے تھے۔ لیکن چونکہ ان کے ایمان محکم ہو چکے تھے۔ اور ان کو پورا یقین تھا۔ کہ جو کچھ بھی اللہ تعالے کا رسول اللہ تعالے کے حکم سے اپنی زبان سے نکالتا ہے۔ وہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ اس لئے ان کے ارادوں میں ایک فوق العادت طاقت پیدا ہو گئی تھی۔ اور ان چٹانی ارادوں کے نتیجہ میں جو جدوجہد ان سے ظہور پذیر ہوتی تھی۔ وہ ہمیشہ کامیابی پر جاکر ختم ہوتی تھی۔ اگرچہ معمولی حالات میں ایسی کامیابی ممکن نظر نہ آتی تھی۔

جنگ بدر میں جو تین سو تیرہ مسلمانوں نے ایک ہزار دشمنوں کے مقابل میں فتح حاصل کی۔ اور وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ مسلمانوں کے پاس لڑائی کا کوئی باقاعدہ سازوسامان بھی نہ تھا۔ تو اسکی وجہ یہی تھی کہ مسلمانوں کے ایمان ان الہی وعدوں سے مضبوط ہو چکے تھے۔ جو اللہ تعالے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان سے کئے تھے۔ ان کے دلوں میں بلند حوصلے اور ان کے بازوؤں میں محیر العقول طاقتیں پیدا ہو گئی تھیں۔ ان وعدوں کی بناء پر ان کو کامل یقین تھا کہ فتح انہی کی ہوگی۔ اس لئے ان میں سے ایک ایک کئی کافروں پر بھی بھاری ثابت ہوا اور دس دس کے مقابلہ میں بھی کامیاب رہا۔ اسکے برخلاف چونکہ دشمنوں کو صرف اپنی مادی طاقت پر بھروسہ تھا۔ ان کے حوصلے اور ان کی ہمتیں بھی اسی حد تک محدود رہیں۔ جہاں تک ان مادی اسباب کی وسعت تھی۔ وہ ان حدود سے آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔ اس لئے جونہی وہ مادی اسباب ختم ہوتے نظر آئے۔ ان کے حوصلے بھی ساتھ ہی ختم ہو گئے۔ اور ان کی ہمتیں پست ہو گئیں۔ اور وہ بھاگ نکلے۔ اور سخت شکست کھائی۔ مومنوں کو کامیابی اسی وجہ سے ہوئی کہ وہ اللہ تعالے کے وعدوں پر کامل یقین رکھتے تھے۔ اور اس کامل یقین کی نشوونما ان وعدوں کی بناء پر ہوئی تھی۔ جو وہ روز پورے ہوتے دیکھتے تھے۔ اگر ان کو پہلے تجربہ نہ ہوتا۔ تو ایسا پختہ ایمان بھی ان کے دلوں میں پیدا نہ ہوتا۔ یہی ایک فوقیت تھی جو مومنوں کو کافروں پر تھی۔ اور یہ ایسی فوقیت تھی۔ کہ اسکے مقابلہ میں دشمنوں کے تمام سازوسامان دھرے کے دھرے رہ گئے۔ اور تھوڑے سے مومنوں کے سامنے بری طرح شکست کھاکر لوٹے۔

چونکہ انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں حقیقت پر مبنی ہوتی ہیں۔ اور ان کا حقیقی منبع وہ علم ہوتا ہے۔ جو عالم الغیب اپنے پاک بندوں کو عطا کرتا ہے۔ اس لئے ان کا اثر اعجازی ہوتا ہے۔ اور سعید روحوں کے لئے کیمیا ثابت ہوتا ہے۔ اسکو توہم پرستی سمجھنا ان لوگوں کا ہی کام ہے۔ جن کو حقیقت میں اللہ تعالے اور اسکی قدرت پر کوئی صحیح ایمان حاصل نہیں۔ ان کی نظر صرف مادیات کی بھول بھلیاں میں الجھ کر رہ جاتی ہے۔ وہ صرف اپنی محدود عقل اور محدود مادی اسباب تک ہی دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے جب مادی اسباب ان کو جواب دے دیتے ہیں تو وہ ہمت ہار کر اور پاؤں توڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن جن ہستیوں کے دل و دماغ اللہ تعالے کے وعدوں کے نور سے منور ہوتے ہیں۔ وہ مادی اسباب کے ساتھ اپنی جدوجہد کو وابستہ نہیں ہونے دیتے۔ بلکہ بہرحال اس عظیم الشان انقلاب کو لانے کے لئے تلے رہتے ہیں۔ جس عظیم الشان انقلاب کے وعدے انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں میں ہوتے ہیں حقیقی سعید روحوں کا یہی وطیرہ ہے۔ لیکن وہ لوگ جو ان وعدوں کو محض بت بنا لیتے ہیں اور ان کی تکمیل کے لئے جدوجہد نہیں کرتے۔ وہ واقعی توہم پرستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو بھی اللہ تعالے پر حقیقی ایمان نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اللہ تعالے کی اس قدرت کے منکر ہوتے ہیں۔ جو خود ان کی ذات میں اس نے ودیعت کی ہے۔ جو لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے کے وعدوں کو ان کے اپنے وجود کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ یہ وعدے خودبخود پورے ہو جائیں گے۔ اور ان کو اپنی تن آسانیاں نہیں چھوڑنا پڑیں گی۔ وہ نہ تو ان وعدوں کی حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ اور نہ انہیں ان وعدوں سے کوئی حقیقی تعلق ہوتا ہے۔ اللہ تعالے کے وعدے تو ضرور پورے ہوتے ہیں۔ مگر وہ ایسے لوگوں کے ذریعہ پورے نہیں ہوتے۔ جو ان پر یقین نہیں رکھتے اور ان کو توہم پرستی خیال کرتے ہیں۔ اور نہ ان لوگوں کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں جو یہ سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ وہ وعدے خودبخود پورے ہو جائینگے اس لئے اللہ تعالے ان دونوں قسم کے لوگوں کو چھوڑ کر ایک تیسری نئی جماعت ایسی معرض وجود میں لاتا ہے۔ جن کے ذریعہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے دنیا کی ہدایت کے لئے جو سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس کا تکمیل پانا ضروری ہے۔ اور جو قوانین اللہ تعالے نے اس سلسلہ کی تکمیل کے لئے بنائے ہیں۔ انہی کے مطابق اس کا تکمیل پانا لازمی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمام ادیان پر اسلام کو غالب کرے گا۔ ضروری ہے کہ اللہ تعالے کا یہ وعدہ پورا ہو۔ لیکن افسوس ہے کہ اس وقت مسلمان بھی جن کے ساتھ اس وعدہ کی تکمیل وابستہ تھی۔ متذکرہ بالا دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ بعض تو ان میں سے ایک ایسے مہدی اور ایک ایسے مسیح موعود کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ جو آکر بذریعہ شمشیر تمام کفار کو ہلاک کر دیں گے۔ اور مسلمانوں کو تمام دنیا کی حکومت دلا دینگے۔ بعض دوسرے ان باتوں کو ہی محض توہم پرستی سمجھتے ہیں۔ اور مغربیت کے زیر اثر اللہ تعالے اور اسکی قدرتوں کے منکر ہو چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کی ترقی کو صرف دنیاوی اسباب کے ساتھ ہی وابستہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس زمانے میں اللہ تعالے ایک ایسی جماعت کھڑی کرتا۔ جو غلبہ اسلام کے لئے ان صحیح اسلامی اصولوں کے مطابق جدوجہد جاری کرتی۔ جو اللہ تعالے کے اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ جس کے حصول کے لئے اللہ تعالے نے سلسلہ ہدایت جاری فرمایا۔ اور جسکو اس نے اپنے آخری پیغام قرآن کریم کی صورت میں رہتی دنیا تک محفوظ کر دیا ہے۔

اس کام کے لئے اللہ تعالے نے اپنے وعدوں کے مطابق اپنے ایک پاک بندے کو مبعوث فرمایا۔ جو دراصل وہی موعود ہے جسکے متعلق تمام اولوالعزم انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے زمانے میں اور اپنی اپنی قوم میں پیشگوئیاں کرتے چلے آئے ہیں اور جس کی آمد کے بیّن نشانات جو انہوں نے بتائے ہیں۔ ہم وہ تمام نشانات اس کی ذات میں اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

اللہ تعالے نے اپنے دوسرے پاک بندوں کی طرح اسکو بھی اپنی ہمکلامی کا شرف عطا کیا۔ اور اسکے ذریعہ بھی ان پیشگوئیوں کی تائید کرائی۔ جو انبیاء علیہم السلام نے کی ہوئی ہیں۔ پھر اللہ تعالے نے اسکی پہچان کے لئے اسکو بھی ویسے ہی نشانات دیئے۔ جو پہلوں کو دیئے تھے۔ اور اسکی زبان پر بھی ویسی ہی غیب کی خبریں جاری کیں جیسی کہ دوسروں کی زبان پر جاری کی تھیں۔ تاکہ اسکی جماعت بھی ان غیب کی خبروں کو پورا ہوتے دیکھے۔ اور ان کا ایمان بھی ویسا ہی مضبوط اور محکم ہو جائے۔ جیسا کہ خدائی جماعتوں کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اللہ تعالے کے عظیم الشان مقصد کی تکمیل کے لئے ان کے دلوں میں بھی وہی حوصلے پیدا ہوں۔ اور ان کے بازوؤں سے بھی وہی طاقتیں ظہور پذیر ہوں۔ جو اس کام کے لئے ضروری ہیں۔

کیا آپ تبلیغ احمدیت میں کوشاں ہیں

یہ ایک قابل غور امر ہے۔ کہ کیا موجودہ رفتار بیعت کو ہم لوگوں کے سامنے پیش کرکے کوئی فخر کر سکتے ہیں۔ غالباً نہیں۔ پس اپنی مساعی کو ایسا بنائیں۔ کہ آپ کی گردن لوگوں کے سامنے اونچی ہو سکے۔ نہ صرف لوگوں کے سامنے اونچی ہو سکے۔ بلکہ خدا تعالے کے حضور بھی۔ احباب کرام

اپنے اعمال سے تبلیغ کیجئے
اپنی زبان سے تبلیغ کیجئے

روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیئے۔ کہ آپ نے تبلیغ کے فرض کو ادا کر لیا ہے۔

نائب ناظر دعوۃ وتبلیغ ربوہ

الفضل کا دفتر

الفضل کا دفتر جلسہ گاہ کے شمالی جانب احباب کی سہولت کے لئے لگایا گیا ہے۔ حساب کتاب ملاحظہ کرنے یا رقوم داخل کرانے کے لئے احباب کو دوسری جگہ نہ جانا پڑے۔ اس موقعہ پر معاونین کی تشریف آوری کی امید کی جاتی ہے۔ منیجر

تبلیغ اسلام اور مسلمان

(از مکرم عبدالصادق صاحب سابق محرر دارالشیوخ حال سرائے عالمگیر)

اس قدر روشنی کے زمانہ میں بھی مسلمانوں کے دماغوں میں امام مہدی علیہ السلام کی انتظار کے ساتھ ایک یہ عقیدہ بھی راسخ ہو چکا ہے۔ کہ امام مہدی ؑ جب ظاہر ہوں گے۔ تو غیر مسلموں کو تلوار کے زور سے اسلام میں داخل کریں گے۔ اور جو شخص اسلام میں داخل ہونے سے انکار کرے گا۔ اس کا سر تلوار سے قلم کر دیں گے۔ اسلام کے خوبصورت اور دلکش چہرہ پر جو داغ اس عقیدہ کی وجہ سے لگا ہے۔ اس کے ۔۔ نقصانات بے اندازہ ہیں۔ اس عقیدہ کی وجہ سے ایک طرف تو مسلمان تبلیغ اسلام جیسے اہم فریضہ سے غافل ہو گئے دوسری طرف غیر مسلم اسلام کو جبر و اکراہ کا مذہب سمجھ کر اس سے دور ہی دور ہوتے گئے یہ نقصان کوئی معمولی نقصان نہیں۔ بلکہ آج ہر جگہ اسلام پر جو مصیبت آئی ہوئی ہے۔ اس کی پہلی اور آخری وجہ یہی ہے۔ یعنی خونی مہدی کے عقیدہ کی وجہ سے مسلمانوں میں تبلیغ اسلام سے بے توجہی۔ اور غیر مسلموں کی اسلام سے بے رغبتی مقام مشکر ہے۔ کہ مسلمانوں کا سنجیدہ طبقہ تبلیغ اسلام کی اہمیت کو سمجھ رہا ہے۔ چنانچہ لاہور کے ایک روزنامہ کی ۱۴ دسمبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں صفحہ ۱ کے سرورق پر جلی عنوان کے تحت اور ہنٹ کے حوالہ سے امریکہ کی متحدہ مسلم سوسائٹی کے بانی و صدر مسٹر بشیر ملک صاحب کی اہم تصریحات شائع ہوئی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ صاحب موصوف نے کراچی میں یکم دسمبر کو خالق دینا ہال میں ایک جلسہ میں (جس کی صدارت مولانا تمیز الدین خاں نائب صدر پاکستان دستور ساز اسمبلی کر رہے تھے) تقریر کرتے ہوئے فرمایا ”پاکستان اب علیحدہ زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ امریکہ پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کے متعلق بڑی اچھی رائے رکھتا ہے۔ اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے امریکہ میں آنے سے امریکن عوام کو پاکستان کے متعلق بہت کچھ معلوم ہو گیا ہے۔“

امریکہ کے لوگوں کے متعلق آپ نے فرمایا:۔ ”وہ بڑے رحمدل انسان ہیں۔ انہیں ابھی تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچا۔ امریکہ کی سرزمین اسلامی تبلیغ کے لئے بڑی ذرخیز ہے۔ وہاں مبلغ بھیجے جائیں“ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ مسلمانوں کو بھی اب تبلیغ کے اس اہم فریضہ کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ جسے جماعت احمدیہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ”اپنی بساط سے بڑھ کر“ نصف صدی سے زائد عرصہ سے سرانجام دے رہی ہے۔

یہ تو ہر ایک مسلمان جانتا ہے کہ امریکہ کے لوگوں میں مذہب کے اعتبار سے اکثریت عیسائی مذہب کے پیروؤں کی ہے۔ اور جس رنگ میں اسلام کے بعض مسائل عوام میں مشہور ہیں۔ وہ انہیں ماننے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

ظاہر ہے کہ امریکہ میں مبلغ بھیجنے سے پیشتر ہمیں اُن تمام مسائل کی اچھی طرح چھان بین کر لینی چاہیئے۔ جو غلط طور پر اسلام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ اور جو اسلام کو غیر ممالک میں پنپنے نہیں دیتے۔

خاکسار گذشتہ جنگ عظیم میں ایک چھاؤنی میں انگریز فوجی افسروں کو اردو پڑھانے پر ملازم تھا۔ میرے شاگردوں میں ایک لفٹنٹ براؤن (Brown) تھے۔ ایک دن سبق ختم کرنے پر براؤن صاحب نے مجھ سے پوچھا ”منشی صاحب آپ کا مذہب کیا ہے“؟ ایک انگریز اور پھر فوجی افسر کے منہ سے مذہب کا لفظ سُن کر میں چونک پڑا اور میں نے کہا ”اسلام“۔ اس نے کہا ”وہی اسلام جس کی کتاب قرآن پاک ہے“۔ میں نے کہا ”ہاں ہاں! وہی اسلام“ پھر اس نے کہا ”جس میں سات آسمانوں کا ذکر ہے“۔ میں نے کہا ”بالکل“ اس نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تعجب سے کہا ”منشی صاحب کیا آپ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ آسمان سات ہیں“۔ اب میں اس کے مقصد کو سمجھا۔ اور میرے دل میں ایک درد پیدا ہوا۔ اس ارادہ کے ساتھ کہ اگر مجھ سے اس کے اعتراض کا جواب نہ بن آیا تو یہ اسے میرے علمی فقدان پر محمول کرنے کی بجائے اسلام کے متعلق اعتراض کو اپنے دل میں اور بھی مضبوط کرے گا۔ اس کا اعتراض واضح کرنے کے لئے میں نے کہا ”آپ کو آسمانوں پر اعتراض ہے یا سات پر“۔ اس نے کچھ وقفہ کے بعد کہا ”سات پر“ میں نے جواب دیا۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہیں۔ کہ ہر ایک زبان میں کئی لفظوں کا استعمال ان کے اصلی معنوں کے علاوہ محاورہ کے طور پر بھی کیا جاتا ہے“ اس نے تسلیم کیا۔ تو میں نے کہا۔ کہ عربی زبان میں سات کا لفظ اظہار تکمیل کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سنکر اس نے کہا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں نے یہ جواب سنا ہے۔ اور ہمارا یہ مکالمہ ختم ہوا۔

اس واقعہ کے درج کرنے سے میرا یہ مطلب ہے۔ کہ تبلیغ کے میدان میں نکلنے سے پیشتر ہمیں اپنے عقاید کا گہرا مطالعہ کر لینا چاہیئے۔ اور ان پر ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات سے خود واقف ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہم اسلام کے مبلغ کی حیثیت میں ہماری فتح اسلام کی فتح ہوگی۔ اور ہماری شکست اسلام کی شکست سمجھی جائے گی۔ وماعلینا الا البلاغ المبین۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے۔ جب مسٹر بشیر ملک صاحب کی پیشکردہ تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے اور امریکہ کی پیاسی روحوں کو اسلام کے چشمہ سے سیراب کیا جائے۔ اور اسلام کا بول بالا ہو۔ آمین

میں احمدی کیونکر ہُوا؟

(از قاضی بشیر الرحمٰن صاحب راولپنڈی)

میرے چند ایک رشتہ دار احمدی ہیں مگر میرے لئے مسئلہ ختم نبوت شدید مانع اور روک تھا۔ اتفاقاً گذشتہ سال مکرمی حکیم عبدالوحد صاحب احمدی مالک احمدی دہلی دواخانہ مانسہرہ کوہ مری تشریف لائے۔ ہمارا دفتر اس وقت وہیں تھا۔ آپ کے ساتھ صبح و شام علاوہ دیگر امور متنازعہ کے مسئلہ ختم نبوت پر سیر کن بحث ہوتی رہی۔ آخر مجھے یقین ہو گیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب ہی عیسےٰ نبی اللہ والی پیشگوئی نبوی کے مصداق ہیں۔ اور آپ کی نبوت قرآن و حدیث کی رو سے صحیح اور بزرگان امت کے عقیدہ کے عین مطابق ہے۔

دوسری وجہ قبول احمدیت کی یہ ہوئی کہ قرآن کریم کے مطالعہ میں مجھے بہت مشکلات پیدا ہوتی رہیں۔ جن کا حل تفاسیر سے نہ ہو سکا۔ نہ دیگر علماء سے حل کرا سکا۔ مثلاً فقلنا اضربوہ ببعضھا۔ اور ہاروت ماروت کی شخصیت عیسےٰ علیہ السلام کا شیرخوارگی میں باتیں کرنا۔ آپ کا پرندے بنا کر اڑانا قبروں سے مردے اٹھانا اور صلیب کو نہ چھونا اور آسمان پر چلے جانا سلیمان علیہ السلام کا چیونٹی سے مکالمہ اور چیونٹیوں کا آپس میں مکالمہ ہُدہُد سے مکالمہ آپ کے معمار اور غواص جن شیطان صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا پتھر سے نکلنا وغیرہ وغیرہ درجنوں ایسے مقامات ہیں۔ جن کا ترجمہ و مقصد احمدی احسن طور پر قرآنی آیات سے حل کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم فہم اور عقل و فکر انسانی کے لئے اپنے اوپر دروازے کھولے رکھتا ہے۔

تیسری بات جس نے میرے اندر تبدیلی پیدا کی یہ ہے کہ مفسرین کرام نے اپنے نفس سے نہیں بلکہ اسرائیلی روایات کی روشنی میں انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایسی تفاسیر اور روایا درج کی ہیں۔ جن سے انبیاء کی شان بلند و برتر ہے بخوف طوالت کچھ ذکر ایسی قدر نمونتہً لکھتا ہوں کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے کذب ثلاثہ اور مس شیطانی کا عقیدہ داؤد علیہ السلام کا دنبیوں والا واقعہ اور سلیمان علیہ السلام کا بلقیس کے لئے محل اور اس کا تخت بلا اجازت منگا لینا لوط علیہ السلام یوسف علیہ السلام کے متعلق ایسی تفسیر و عقیدہ سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تلک الغرانیق العلی کی روایت نعوذ باللہ من ہذالیہ عقاید قرآن پاک کے خلاف ہیں اور یہ عقیدہ بھی قرآن کے سراسر خلاف ہے کہ قرآن کی آیات ناسخ منسوخ ہیں۔

الحمد للہ کہ اسلام کی صحیح تصویر مجھے احمدیت کے آئینہ میں نظر آئی۔ اور میں احمدی ہُوا۔ اللہ تعالیٰ مجھے خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین

خوشخبری

جلسہ پر لاہور تشریف لانے والے احباب کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تفسیر کبیر جلد اول جو سورہ فاتحہ کے ۹ رکوعات تک کی ہے نقد ہدیہ ۵/۸/- روپے ادا کرنے پر دفتر نائب وکیل المال جودھامل بلڈنگ لاہور سے مندرجہ ذیل اوقات پر مل سکے گی۔ پیشگی رقوم پر جمع کرانے والے حضرات کا حساب کتاب درست ہو رہا ہے لہذا ایسے احباب لاہور سے اس رقم کے عوض تفسیر کے مطالبہ میں اصرار نہ فرمائیں

۲۵/۱۲/۴۸ صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک۔ شام جلسہ کے خاتمہ کے معاً بعد ایک گھنٹہ کیلئے

۲۶/۱۲/۴۸ " " "

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور

پتہ مطلوب ہے

مستری دین محمد صاحب قادیانی سوداگر لوہا جہاں ہوں۔ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی خیریت اور موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔

والدہ اخوند فیاض احمد

مکان ۶۹۲/۲ کھجی والا حرم دروازہ ملتان شہر

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے لڑکی عطا فرمائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام امۃ السمیع تجویز فرمایا۔ تمام احباب سلسلہ اسکی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ [illegible] عبدالحفیظ خان [illegible] لاہور

میرے والد مرحوم

(از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے انچارج احمدیہ مشن امریکہ)

برادرم مرزا منور احمد صاحب مرحوم کی وفات کا صدمہ ابھی تازہ ہی تھا کہ کل ۲۹ نومبر ۱۹۴۸ء کو میرے چھوٹے بھائی عزیزم لطیف احمد صاحب طاہر کا کراچی سے اچانک تار ملا کہ ہمارے والد صاحب بزرگوار وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجھے ان کی علالت کی اطلاع پچھلے ہفتے ہی مل گئی تھی جبکہ میں تحریک جدید کے پندرھویں سال کے وعدوں کی اپیل کے لئے مختلف مشنوں کے دورے پر روانہ ہو رہا تھا۔ اس لئے گو فکر اور تشویش تو تھی لیکن کسی جگہ اپنے لمبے قیام کا پروگرام نہ ہونے کی وجہ سے تار سے بھی ان کی خیریت کی خبر نہ منگوا سکتا تھا۔ سفر سے واپس آتے ہی یہ غمناک خبر ملی۔

اس جہان فانی سے رحلت ہر ایک کے لئے مقدر ہے۔ اور اس سے کوئی فرد بشر بھی مستثنیٰ نہیں جلد یا بدیر ہر ایک کو رخت سفر باندھنا ہے۔ ہاں جانے والے پسماندگان کے لئے حسرتیں ضرور چھوڑ جاتے ہیں۔ مجھے امریکہ آتے ہوئے اور یہاں قیام کے دوران میں ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ خدا کرے مجھے والد صاحب کی ضعیف العمری میں کچھ ان کی خدمت کی توفیق مل سکے۔ ہماری والدہ ہماری بچپن میں ہی وفات پا گئی تھیں۔ اور چونکہ ان کی خدمت کی سعادت کا بھی موقعہ نہ مل سکا تھا اس لئے بھی یہ آرزو شدید تر تھی مگر ہوتا وہی ہے جو خدا کے حکم کو منظور ہو۔

مرحوم صحابی تھے اور موصی

مجھے ٹھیک تو یاد نہیں مگر والد صاحب محترم میاں عمر الدین صاحب مرحوم و مغفور نے قریباً اسّی سال کی عمر میں وفات پائی۔ شہر سیالکوٹ کے محلہ اراضی یعقوب میں پیدا ہوئے اور اپنی جوانی تک اچھی خوشحالی اور فراغت کا زمانہ دیکھا غالباً ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے خط کے ذریعہ مشرف ہو کر صحابی ہونے کی سعادت حاصل کی فالحمد للہ علیٰ ذالک اور بعد میں کئی دفعہ حضور کی زیارت کی توفیق بھی حاصل کی۔ ہمارے سارے خاندان میں سے خدا تعالیٰ نے قبولیت احمدیت کی سعادت والد صاحب کو ہی عطا کی۔ اور مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اس زمانہ کی ان تکلیفوں اور صعوبتوں سے بھی حصہ پایا جو قبول احمدیت پر بالعموم صحابہ مسیح موعودؑ کو ملیں اور جن سے صحابہ کی زندگیاں احمدیت کی آنے والی تاریخ کے لئے قابل یاد نقوش قائم کر گئی ہیں۔ ادھر آپ نے احمدیت کا اعلان کیا۔ اور ادھر برادری نے قطع تعلق کیا۔ محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کے جرم میں مار بھی کھائی۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں راسخ تر ہوتے چلے گئے۔ خود اپنے خاندان میں ہمارے دادا احمدیت کے شدید دشمن تھے۔ انہوں نے والد صاحب کو اپنے پاس بلا کر ان کے قبول احمدیت پر اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا کہ مٹی کے ایک ٹوٹے ٹھیکرے میں تھوڑا سا آٹا ڈال کر والد صاحب کے حوالے کیا کہ میری جائداد میں بس یہی تمہارا حصہ ہے۔ مجھے ہمیشہ اس تصور سے مزہ آتا ہے کہ صحابہ ان واقعات کو بشاشت ایمانی سے برداشت کرتے ہوئے کس قدر روحانی لذت حاصل کرتے ہوں گے۔ یقیناً ان کے دل اس جذبۂ مسرت سے بھر جاتے ہوں گے کہ جب ایک طرف یہ عارضی دنیا اپنے دروازے ان کے لئے بند کر رہی ہے۔ تو دوسری طرف خدا تعالیٰ کی رحمت کے باب وا ہوتے جاتے ہیں۔ والد صاحب کے قبول احمدیت کا موجب زیادہ تر برادرم چوہدری شکر الٰہی صاحب مبلغ امریکہ کے والد چوہدری غلام حسین صاحب اور برادرم محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ افریقہ کے والد چوہدری غلام حسن صاحب تھے۔ فتاہم اللہ احسن الجزاء فی الدارین۔ چنانچہ اس سوشل بائیکاٹ کے بعد ان دونوں بزرگوں کے ساتھ ہی بھائی چارہ رہا اور ان کے ساتھ مل کر تبلیغ احمدیت کرتے رہے حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے محلہ کے کئی دوسرے احباب کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق دے دی۔ اور چند سالوں میں ہی نہ صرف یہ کہ یہ بائیکاٹ ہی ختم ہو گیا بلکہ احمدیوں کو محلہ میں ایسا اقتدار اور رسوخ حاصل ہو گیا جو خدا کے فضل سے اب تک قائم ہے۔ ادھر ہمارے دادا صاحب بھی اپنے کئے پر پشیمان ہوئے اور آخری عمر میں باوجود اس کے کہ احمدیت کو قبول نہ کر سکے مگر پھر بھی بہت محبت کا سلوک کرتے رہے۔

آپ نے پرائمری سکول کے دوسرے درجے تک تعلیم پائی تھی مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور سلسلے کے لٹریچر اور اخبارات کے مطالعہ کے شوق سے علمی استعداد کو ترقی دے لی تھی۔ ایسے ماحول میں رہنے کے باوجود جہاں حصول علم کی اہمیت سے اب تک مایوس کن بیگانگی ہے۔ والد صاحب کو بچوں کی تعلیم کی ضرورت کا احساس ہی نہیں دیوانہ وار دھن تھی۔ میری عمر ساڑھے چار سال کی تھی جب آپ نے خود مجھے یسرنا القرآن پڑھانا شروع کیا۔ اس کام کے لئے کوئی وقت مقرر نہ تھا صبح سویرے کھیتوں پر جاتے تو اپنے شاگرد کو کندھوں پر سوار کر لیتے اور ہمارا اسکول کھل جاتا کھیت میں ہل چلا رہے ہوں یا چارہ کاٹ رہے ہوں کسی نہ کسی بہانہ سے تعلیم کا شغل بھی جاری رہتا جب پانچ سال کی عمر میں مجھے قرآن کریم پڑھ لینے کی توفیق ملی تو پھر خود ہی اردو پڑھانا شروع کر دیا حتیٰ کہ میں انگریزی کلاس کے اس درجے میں داخلہ کے قابل ہو گیا جہاں آپ نے مدرسہ چھوڑا تھا۔ میرے دونوں چھوٹے بھائیوں عزیزان لطیف احمد اور جمیل احمد کو بھی والد صاحب سے ہی تعلیم قرآن کی دولت ملی۔ جب ہمارے مدرسے کی تعلیم کا زمانہ آیا تو اس وقت مالی خوشحالی غربت و فلاکت میں تبدیل ہو چکی تھی۔ مگر آپ نے ہر طرح کی مشکلات کو جھیل کر بھی بچوں کی تعلیم کو جاری رکھا۔

خاکسار نے بی۔اے پاس کرنے کے بعد جب وقف زندگی کا ارادہ کیا تو استخارہ کرتے ہوئے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑے وسیع پاٹ کے دریا میں تیر رہا ہوں۔ جس کا گدلا پانی سیلاب کی وجہ سے نہایت تیزی سے بہہ رہا ہے۔ اور اتنے میں محسوس کرتا ہوں کہ میں تیرتے تیرتے بالکل تھک گیا ہوں اور کنارے پہنچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اس عالم یاس میں والد صاحب کو اسی دریا میں تیرتے دیکھا۔ جنہوں نے مجھے کنارے پر لگا دیا۔ خواب میں ہی اس کی تعبیر سمجھ آئی کہ والد صاحب محترم کا نام عمر دین ہے اس لئے دین کی خاطر عمر پیش کرنے میں ہی کنارے تک پہنچنے کی امید ہو سکتی ہے۔ گویا نہ صرف ابتدائی تعلیم کے حصول میں ہی والد صاحب نے اپنی طاقت سے بہت بڑھ کر کوشش کی بلکہ میری زندگی کے اہم ترین فیصلہ میں بھی ان کے محسن و مبارک وجود کا رہین منت ہوا۔

میرے عازم امریکہ ہونے پر انہیں مجبوراً قادیان سے عارضی طور پر رخصت ہونا پڑا۔ اس عرصہ میں میرے چھوٹے بھائی عزیزم لطیف احمد کے پاس پہلے دہلی میں اور پھر کراچی میں قیام رہا۔ اس دوران میں حیدر آباد دکن بھی گئے۔ مگر قادیان کی جدائی سے جو بے قراری رہی وہ بے سکونی پیدا ہو گئی تھی اس کا بدل انہیں کبھی نہ مل سکا۔ اس امر کا اکثر خطوں میں ذکر کرتے رہے اور یہ احساس ان کے آخری خط تک جو مجھے ملا اظہار پاتا رہا۔

والد صاحب مرحوم کی اولاد تین لڑکے اور ایک لڑکی ہمشیرہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ ہیں۔ احباب کرام سے والد صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان کی خواہش کی احسن تکمیل میں سلسلہ کی سچی خدمت کی توفیق دے۔ تاکہ ہم اس طرح ان کی روح کے لئے جنت میں تسکین و مسرت کا سامان مہیا کر سکیں۔ آمین ونحن سناصنا ما بہا معنی اللہ۔

فہرست چندہ حفاظت مرکز

بعض جماعتوں نے اس اعلان کے متعلق اخبار الفضل مؤرخہ ۹ دسمبر ۱۹۴۸ء صفحہ ۵ پر کالم ۲ میں شائع ہوا ہے یہ معذرت کی ہے کہ چندہ حفاظت مرکز کی بقایا رقوم کو ادا کرنے کے لئے بہت قلیل عرصہ دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کام کو تاریخ مذکورہ تک سر انجام دینا مشکل ہے۔ اب بذریعہ اعلان ہذا تمام جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس عرصہ کی تاریخ بجائے ۱۵ دسمبر ۱۹۴۸ء کے ۲۷ دسمبر ۱۹۴۸ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ امید ہے تمام بقایا داران اپنے بقایوں کو اس تاریخ تک صاف کر دیں گے تا ان کے نام ان فہرستوں میں درج ہو سکیں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں یکم جنوری ۱۹۴۹ء کو پیش ہونے والی ہیں۔

نظارت بیت المال

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

کیا آپ کا اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ ہے؟

جلسہ لاہور پر تشریف لانیوالے احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

برادرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ تحریک جدید کے نظام کے ماتحت اس وقت دنیا کے اکثر ممالک میں تبلیغی مشن نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اور جو رپورٹیں وہاں سے آ رہی ہیں اُن کے پیش نظر انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب ملکوں کے ملک احمدیت میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ وہ آپ کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائے گا اور آپ کو خدمتِ اسلام کے لئے ایک عظیم الشان جماعت عطا فرمائے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اپنے وقت پر پوری شان کے ساتھ پورا ہو کر رہے گا۔ مگر برادران! کیا آپ نے کبھی اس بات پر غور فرمایا ہے کہ آپ کا اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں کس قدر حصہ ہے۔ تحریک جدید کا ہر وہ مجاہد جو اس تحریک کے مالی مطالبے پر لبیک کہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لیتا ہے۔ اور اس طرح بیرونی مشنوں کے ذریعے آغوش اسلام میں آنے والی ہر روح کا ثواب اُسے ملتا ہے۔ اور اسوقت تک ملتا چلا جائے گا جب تک وہ مشن خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے۔ پس اگر آپ نے پیشگوئی کے پورا کرنے میں اس وقت حصہ نہیں لیا تو آج ہی تحریک جدید میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی ان برکات اور فیوض سے فائدہ اٹھائیں جو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے والوں کی مقدر ہیں۔

یاد رکھیں تحریک جدید کا موجودہ بجٹ بڑھتے ہوئے اخراجات کے پورا کرنے سے قاصر ہے اور اگر خدانخواستہ کسی بیرونی مشن کو مالی مشکلات کی وجہ سے بند کرنا پڑا تو اس کی ذمہ واری آپ پر ہوگی۔ پس اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے آگے بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کریں تا اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کا ایک مضبوط جال پھیلایا جائے۔

تفصیلات کے لئے دفتر ہذا میں خود تشریف لا کر معلومات حاصل فرمائیں یا اسی پتے پر تحریر فرمائیں۔

خاکسار نائب وکیل المال تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں! (مینجر)

عدن میں تبلیغ احمدیت

رپورٹ ماہ اکتوبر ۱۹۴۸ء

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب واقف زندگی

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار و عبد اللہ محمد شبوطی احمدی عرب نے تین سو اصحاب تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ عربی ٹریکٹ بر وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور حضور کا خطبہ الکفر ملۃ واحدۃ جو کہ فلسطین کے متعلق ہے اس کا عربی ترجمہ کئی اصحاب تک پہنچایا گیا۔ عربوں نے اسے بہت ہی پسند کیا۔ یہاں کے ہفتہ وار عربی اخبار کے ایڈیٹر کو بھی دیا گیا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی عربی کتب بعض معزز اصحاب تک پہنچائی گئیں۔

قرآن کریم انگریزی کی ایک جلد مرکز سے عدن مشن کو موصول ہوئی۔ اسے علم دوست انگریزی خواں طبقہ کو دکھایا گیا۔ اور مطالعہ کے لئے دی گئی جس پر لوگوں نے بہت ہی خوشنودی کا اظہار کیا۔

اس دوران میں دس عدد خطوط لکھے گئے جن میں سے بعض تبلیغی اور بعض انتظامی امور سے تعلق رکھتے تھے۔ قریباً ساٹھ میل کا بذریعہ لاری سفر کیا گیا۔

ایک سکاٹ لینڈ مشن کے پادری سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ سامعین سب ہی نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقہ سے تھے۔

مسئلہ الوہیت پر پہلے گفتگو شروع ہوئی۔ خاکسار نے اسے یوحنا باب کا حوالہ دے کر سمجھایا کہ مسیح خود اقرار کرتا ہے کہ وہ ایک معمولی انسان ہے اور یہ کہ اس سے بڑے بڑے عظیم الشان انسان پیدا ہو چکے ہیں۔ جنہیں کہ مقدس کتاب میں خدا بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ یہودیوں نے مسیح کو پتھراؤ کرنا چاہا۔ تو آپ نے انہیں کہا کہ اے لوگو تم مجھے کیوں پتھراؤ کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ تو انسان ہو کر اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتا ہے۔ مسیح نے انہیں کیا ہی عجیب جواب دیا۔ کاش عیسائی بھی اس پر غور کریں۔ کہ کیا تمہاری کتاب میں نہیں لکھا کہ میں نے کہا تم خدا ہو، تو جب انہیں جن پر خدا کا کلام نازل ہوا خدا کہا گیا ہے۔ اور اس سے شریعت باطل نہیں ہوتی۔ تو اگر میں بیٹا اپنے آپ کو کہتا ہوں تو کیا حرج ہے۔ میں نے پادری صاحب سے مخاطب ہو کر بار بار عرض کیا کہ آپ اس قول پر ذرا غور تو کریں کہ کیسے الوہیت مسیح کی جڑ کو کاٹ رہا ہے۔ اس پر پادری صاحب نے کفارہ کی بحث کو چھوڑ دیا۔ خاکسار نے کہا کہ یہی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کاٹھ پر لٹکایا جائے وہ ملعون ہے۔ اب اگر ہم اس بات کو ایک منٹ کے لئے مان لیں کہ مسیح جو آپ کے زعم میں خدا تھے۔ یہودیوں نے پکڑ کر صلیب پر لٹکا کر مار دیا۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح ایک لعنتی شخص تھے۔ اور لعین دشمن خدا اور شیطان کو کہتے ہیں۔ یہ بھی کہا کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ مسیح ایسا ہی تھا۔ اور اگر تھا تو پھر مسیح خدا تو کیا ایک معمولی مومن بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس پر پادری صاحب نے گفتگو بند کر دی اور کچھ ناراض ہو گئے۔ اس کا تمام سامعین پر اچھا اثر ہوا۔

اس ماہ انفرادی تبلیغ اور خطوط کے علاوہ ایک جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ علماء کرام کو بھی شمولیت کی دعوت دی۔ لیکن افسوس کوئی حاضر نہ ہوا۔ سامعین کی تعداد پھر بھی ۱۶ افراد تھی۔ ان ایام میں جبکہ ہم پر کفر کا فتویٰ اور سننے والوں کو کافر کہا جاتا ہے۔ خاکسار نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے موضوع پر اور عبد اللہ محمد صاحب نے اس زمانہ کے مامور کی آواز کے موضوع پر ۲۰۔۲۰ منٹ تک تقریر کی۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر رہا۔

آخر میں احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی مشکلات کو دور فرما دے اور ان لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف مائل کرے کہ اس کے قبضہ قدرت میں ہر ایک چیز ہے اسکی نصرت اور مدد کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔

چندہ کے ساتھ تفصیل کا بھجوانا ضروری ہے

سیکرٹریان مال اور ایسے اصحاب جو کسی جماعت میں شامل نہیں اور براہ راست مرکز میں چندہ بھجواتے ہیں) ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ منی آرڈر کے کوپن پر رقم کے ساتھ صرف تحریک ستمبر یا چندہ ۳ فی صدی لکھ دینا کافی نہیں۔ بلکہ اس رقم کی تفصیل کا درج کیا جانا ضروری ہے۔ لہذا براہ مہربانی اندریں بارہ احتیاط فرمائی جائے۔ (نظارت بیت المال)

بمبئی کا بنا ہوا قدیمی لکڑی کا جہاز

لنڈن ۲۵ دسمبر:- جو جہاز بمبئی کی بحری ابتدائی تاریخ کی یاد تازہ کرتا ہے۔ اب پھر روشنی میں آ گیا ہے یہ ۱۳۱ سالہ لکڑی کا بنا ہوا پرانا جہاز ہے۔ اس مرتبہ تعطیلات کے دوران میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے تربیتی جہاز کی حیثیت سے اپنی زندگی شروع کرے گا۔

یہ جہاز ۱۸۱۷ء میں بمبئی میں بنا تھا۔ اور بمبئی میں لکڑی کے جتنے جہاز بنے تھے۔ ان میں سے صرف یہی ایک باقی بچا ہے۔ دوران جنگ میں اسے تربیتی مقاصد کے لئے حکومت نے لے لیا تھا۔ اور اب اسے پھر تعطیلی جہاز کی شکل میں بدل دیا گیا ہے۔ اس میں ایک سو لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے جگہ ہو گی۔

شہری ہوابازوں کی تربیت!

لنڈن ۲۵ دسمبر:- لنڈن میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ایئرورک لمیٹڈ اور پاکستان ایسوسی ایشن لمیٹڈ کراچی کے درمیان تین سال کے لئے ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس معاہدہ کے تحت پاکستان میں طیاروں کی ترقی انجن کی مرمت کے کارخانوں کے قیام اور ہوابازی کے تربیتی اسکولوں کی ترقی کے سلسلے میں ٹیکنیکل مشیر کی حیثیت سے کام کرے گی۔

اس معاہدہ پر فوری طور سے عمل درآمد شروع ہو جائیگا اور تقریباً ۲۰۰ کارندے پاکستان بھیجے جائیں گے (اسٹار)

مسٹر ادھم عازم نئی دہلی

کراچی ۲۵ دسمبر:- پاکستان میں انڈونیشیا کے نمائندہ مسٹر ادھم آج سہ پہر کو کل ہند دستاتی دارالحکومت میں منعقد ہونے والی انڈونیشیا کے خارجی نمائندوں کی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی کے لئے روانہ ہو گئے۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ میں ملیریا کا خاتمہ

لنڈن ۲۵ دسمبر:- جنوبی افریقہ میں ملیریا کے مسئلہ کو عملی طور پر تقریباً بالکل ختم کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر السوال جن جو ماہرین اس کام کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ انہوں نے بہت کام کیا ہے ۱۹۳۲ء میں ۲ لاکھ ملیریا کے مریض تھے۔ لیکن ۱۹۴۷-۴۸ء میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد صرف ...سے کچھ زائد رہ گئی ہے۔ (اسٹار)

برطانوی ریلوے ملازمین ہڑتال کریں گے

لنڈن ۲۵ دسمبر:- تنخواہ میں اضافہ حاصل کرنے میں ناکامی کے بعد برطانیہ کے ریلوے ملازمین کی یونین نے ایک ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یونین نے اپنی ایگزیکٹو کمیٹی کو تنازعہ برقرار رہنے کے متعلق حکومت کو ۲۱ دن کا نوٹس دینے کا فیصلہ کیا ہے (اسٹار)

شاہ عبداللہ اور عرب لیگ کے درمیان سمجھوتہ کرانیکی کوشش

قاہرہ ۲۵ دسمبر: فلسطین کے عرب علاقے کو شرق اردن کے ساتھ الحاق کی تحریک سے عرب اتحاد میں جو تفرقہ پیدا ہوا ہے۔ اس کو ختم کرنے کی تحریک کی اطلاع ملی ہے۔ مصر میں مقیم شرق اردن کے سفیر کو عمان طلب کیا گیا ہے۔ اخبار "الاثاث" کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ عرب ریاستوں میں اختلافات دور کرانے کے لئے شاہ عبداللہ نے امام یمن کی ثالثی کی پیشکش کو قبول کر لیا ہے۔ نامہ نگار نے مزید بتایا کہ امام یمن نے شاہ عبداللہ کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ انہوں نے شہزادہ لیعہد سیف الاسلام احمد اور اپنے بھائی کو قاہرہ اور عمان روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ عرب ممالک کے اتحاد کو قائم رکھا جائے۔ (اسٹار)

انڈونیشیا کے ساتھ ہمدردی

سڈنی ۲۵ دسمبر:- گودیوں میں کام کرنے والے تمام آسٹریلوی مزدوروں نے انڈونیشیا جانے والے تمام جہازوں کے بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بائیکاٹ کا الحاق ان برطانوی جہازوں پر بھی ہو گا۔ جو ڈچ ایسٹ انڈیز کو آتے جاتے ہیں۔

یہ پابندی واٹرسائڈ ورکرز فیڈریشن نے لگائی ہے اس فیڈریشن سے ۲½ سال قبل بھی ایک بائیکاٹ کیا تھا۔ یہ بائیکاٹ سابقہ مئی کے مہینے میں ختم کیا گیا تھا۔ (اسٹار)

قومی صنعتوں کو نجی انتظام کے تحت کر دیا جائیگا

پیرس ۲۴ دسمبر:- خیال کیا جاتا ہے۔ کہ فرانس کا بینہ اگلے بدھ کے روز فیصلہ کرے گی کہ جن صنعتوں کو قومی ملکیت بنایا گیا تھا۔ ان کو واپس نجی انتظام کے تحت کر دیا جائے۔ جن صنعتوں کو "آزاد" کیا جائے گا۔ ان میں بجلی ٹرانسپورٹ، کیمیاوی صنعت اور بیمہ شامل ہیں ان صنعتوں پر حکومت مالی کنٹرول قائم رکھے گی (اسٹار)

۱۳ سالہ لڑکے کی بہادری

لنڈن ۲۵ دسمبر:- بحیرہ کریبین میں شارک مچھلیوں سے ۲۴ گھنٹوں تک لڑنے کے بعد ایک تیرہ سالہ لڑکا کیوبا کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس لڑکے کا نام مبل انتھونی لٹھونلہ ہے۔ وہ ڈنمارک بادبردار ی کے جہاز پر کیبن بوائے تھا۔ اپنے ۱۴ سالہ ایک دوست کو جہاز سے پانی میں گرتے دیکھ کر لٹونا نے اس کی مدد کرنے کیلئے غوطہ لگایا تاریکی میں لوگوں کی نظر اس حادثہ پر نہیں پڑی اور جہاز روانہ ہو گیا۔ وہ گھنٹوں تک چیختا رہا۔ اور شارک مچھلیوں کو بھگاتا رہا۔ آخرکار مچھلیوں نے اس سے اس کے دوست کو چھین کر ہلاک کر دیا اور خود لٹونا کو مجروح کر دیا۔ تب مچھلیاں بھاگ گئیں۔ اور لٹونا تیر کر کیوبا کے ساحل پر پہنچا۔ (اسٹار)

میخواری سے فائدہ اٹھانیکی دوا

لنڈن ۲۵ دسمبر:- اگر میخوار جریدہ "لانسٹ" میں مندرجہ ایک نئے علاج پر عمل کریں۔ تو وہ شراب خوری کی لعنت سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اس کے موجد کوپن ہیگن کے ڈاکٹر مارٹن لارسن دعویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص ان کا نسخہ استعمال کر لے تو اس کے بعد خواہ وہ کسی شکل میں بھی شراب پیئے گا۔ سرخ و سفید ہو جائیگا۔ اگر شراب کا استعمال جاری رکھا جائے گا۔ تو سرخی گہری ہو جائیگی اور منہ سے بڑھ کر سر اور سینہ تک پھیل جائے گی۔

اس کے بعد دل کی رفتار بہت تیز ہو جائے گی۔ اور سانس لینا مشکل ہو جائے گا۔ مزید برآں آئندہ شراب کا مزہ بے لطف ہو جائے گا۔ ڈاکٹر لارسن نے دعویٰ کیا ہے کہ ۴۷ واردا توں میں امید افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں (اسٹار)

بقیہ از صفحہ اول

الشیخ عبداللہ غوشیہ کی تقریر

تو ہم بھی تمام دُنیا پر چھا سکتے ہیں۔ فلسطین میں یہودیوں کی جیرہ دستیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام قومیں یہود کی پُشت پناہ ہیں اور وُہ اپنی تمام تخریبی کاروائیوں کو فلسطین میں اسلئے نافذ نہیں کر رہے کہ وُہ فلسطین میں ایک حصہ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ ان کا منصوبہ مسلمانوں کو سارے مشرق سے نکال دینا ہے۔ فلسطین کی مقدس سرزمین جس کی مٹی میں اسلام کے ابتدائی زمانہ کے شہداء کا خون ملا ہوا ہے۔ پکار پکار کر مسلمانوں کو کہہ رہی ہے کہ اُٹھو اور اس سرزمین کو طاغوتی طاقتوں سے پاک کراؤ۔ تمام اسلامی ممالک سے اتحاد کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہم کفر کی اس بڑھتی ہوئی یلغار کے خلاف ۳۰ سال سے برسر پیکار ہیں۔ اور ہم نہایت عزم اور استقلال اور وثوق کے ساتھ مفتی اعظم فلسطین کی زیر قیادت اس طاغوتی طاقت کے قلع قمع کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ہمسایہ اسلامی ممالک بھی ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ پاکستان کا ہر شخص فلسطین کی محبت میں سرشار نظر آتا ہے اور ہر قربانی کرنے کے لئے تیار معلوم ہوتا ہے۔

تقریر کے بعد سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نے عربی تقریر کا اُردو ترجمہ بیان فرمایا۔

جناب شاہ صاحب عرصہ دراز تک عربی ممالک میں مقیم رہے ہیں۔ اور تمام سیاسی حلقوں میں شہرت تامہ رکھتے ہیں۔ السید عبداللہ غوشیہ نے ان سے دلی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میں نے کراچی پہنچتے ہی آپ کے متعلق دریافت کیا تھا۔ (سٹاف رپورٹر)

ہالینڈ کے چار جہاز گرا لئے گئے

نئی دہلی ۲۵ دسمبر۔ بدھ کے روز نئی دہلی کے انڈونیشی دفتر میں جوگجا کارٹا ریڈیو سننے پر معلوم ہوا کہ جمہوری فوجوں نے ہالینڈ کے چار جہاز مار گرائے۔

مذکورہ بالا ریڈیو میں ایک ولندیزی اعلامیہ بھی نشر کیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ جیبو کے پیٹرول کے مرکز میں جمہوری فوجیں جلانے کی پالیسی پر کامیابی سے عمل کر رہی ہیں۔

جب جمہوری فوجی شہروں کو خالی کرتے ہیں تو وہ پیٹرول کے چشموں اور پیٹرول صاف کرنے والے کارخانوں میں آگ لگا دیتے ہیں (اسٹار)

چائے کے متعلق مذاکرات از صفحہ ا

کر رہی ہے کہ ۳۱ دسمبر سے کثیر مقدار میں چائے کی خریداری کے طریقہ کو ختم کر دیا جائے اور چائے جنگ سے قبل کے طریقہ پر خریدی جائے اور یہ کہ اس کے متعلق جلد ہی ایک اعلان جاری کیا جائیگا توقع ہے۔ اخبار مذکور مزید رقمطراز ہے کہ برطانوی حکومت نے چند ہفتہ قبل ہندوستان اور لنکا سے ایک رویہ کے متعلق دریافت حال کیا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کی وجہ سے یہ امکان ہے کہ چونکہ آئندہ سال چائے کی سپلائی حاصل کرنے کیلئے برطانیہ زیادہ عرصہ تک اس فیصلہ کو تعطل میں نہیں ڈال سکتا اسلئے ۱۹۴۹ء کے دوران کیلئے چائے کی کثیر مقدار میں خریداری کا کوئی نہ کوئی انتظام کیا جائے گا۔ (اسٹار)

دولت مشترکہ کے وزراء خارجہ کا جلد ہی اجلاس ہوگا۔

ہالینڈ کے اقدام اور کمیونسٹ خطرہ پر غور کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۴ دسمبر۔ اخبار ٹائمز نے اپنے اداریہ میں تحریر کیا ہے۔ انڈونیشیا میں ہالینڈ کے اقدام کی عام طور پر جو مذمت کی گئی ہے۔ اس سے اس نظریہ کو تقویت پہنچتی ہے کہ موجودہ صورت حال نے ہالینڈ اور جمہوریہ انڈونیشیا کے تعلقات کو نازک بنا دیا ہے۔ اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ لنڈن میں یہ نظریہ پایا جا رہا ہے۔ کہ اگر موجودہ صورت حال کو جاری رہنے دیا گیا۔ تو اس سے مشرق اور مغرب کے درمیان اچھے تعلقات خطرہ میں پڑ جائیں گے۔

انڈونیشیا کے خلاف ہالینڈ کے قبل از وقت اقدام کے نتیجہ میں دولت مشترکہ کے وزراء خارجہ کی کنونشن کے کافی عجلت کے ساتھ منعقد ہونے کا امکان ہے۔ اس اجلاس کا اہتمام لنڈن میں وزراء اعظم کی کانفرنس کے انعقاد کے بعد ہی کر لیا گیا تھا۔ لیکن اسے ادھوری حالت میں ہی چھوڑ دیا گیا تھا۔ [illegible] کوششیں اس بات پر تمام اتفاق تھا کہ یہ اجلاس کولمبو میں منعقد ہو۔

اب پاکستان ہندوستان آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور دولت مشترکہ کے دوسرے ممبروں اور دولت ہالینڈ کے درمیان وزراء خارجہ کے اجلاس کو جلد تر منعقد کرنے کے سوال پر غیر رسمی طور سے تبادلہ خیالات ہو رہے ہیں۔ تاکہ جنوب مشرقی ایشیا کے پورے سوال پر نہ صرف انڈونیشیا کی حالت بلکہ چین کے واقعات کی روشنی میں بھی غور کیا جا سکے۔ اس اجلاس کا خاص مقصد جنوب مشرقی ایشیا کے متعلق ایک مشترکہ پالیسی کی تشکیل ہے۔ تاکہ خاص طور پر کمیونسٹ خطرہ کو دبایا جا سکے۔

انڈونیشیا ولندیزیوں کو ضرور شکست دیگا

نئی دہلی ۲۵ دسمبر۔ مغربی جاوا میں ریپبلکن فوج کے سابق چیف آف سٹاف جو آجکل کابل میں انڈونیشیا کے نمائندہ خصوصی ہیں انہوں نے آج اس بات کا امکان ظاہر کیا۔ کہ آئندہ "پندرہ روز میں ولندیزیوں اور انڈونیشیا کے باشندوں میں وسیع پیمانے پر جنگ شروع ہو جائے گی۔"

انہوں نے اسٹار کے نامہ نگار کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ انڈونیشی فوجوں کی عارضی واپسی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم خوف سے بھاگ رہے ہیں۔ ریپبلک کی فوجی طاقت کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جزیرے میں گوریلا جنگ دو تین سال تک جاری رہیگی۔ اور جنگ ایک ہفتے یا ایک مہینے میں ختم نہ ہوگی۔ "ہم اس وجہ سے پیچھے ہٹ رہے ہیں کہ بے گناہ لوگوں کو قتل ہونے سے بچایا جائے ہمارے گوریلا دستے ولندیزیوں کے خلاف تمام جاوا میں جنگ کرنے کیلئے موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ولندیزی فوجوں کا اخلاقی معیار بہت پست ہے اور بہت جلد ان کا اخلاق ختم ہو جائے گا۔ تمام دُنیا ولندیزیوں کی ہمت سے واقف ہے۔ جب دوسری جنگ عظیم میں جاپانی آئے تو وہ بھاگ گئے تھے اور اپنے ملک میں آسٹریلوی باشندوں کو لڑنے کے لئے چھوڑ گئے تھے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ انڈونیشیا کی فوجیں کافی تربیت یافتہ ہیں۔ اور گوریلا جنگ میں مہارت رکھتے ہیں۔ ان کو انڈونیشیا کے .... باشندوں اور تمام ایشیا کی امداد حاصل ہے۔ "مجھے یقین ہے کہ ہماری فوجوں کی گوریلا چالیں عنقریب ولندیزیوں کو عاجز کر دینگی" (اسٹار)

"نیشنل ہیرلڈ" کا تلافی کے لئے دعویٰ

لکھنؤ ۲۵ دسمبر۔ لکھنؤ کے اخبار "نیشنل ہیرلڈ" نے پوسٹ اور ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ سے ۱۰۱۲۵۰ روپیہ ہرجانہ کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ ہرجانہ اس نقصان کی تلافی ہے جو اخبار کو محکمہ مذکورہ کے ان کا ایک برقیہ نہ روانہ کرنے کی وجہ سے اُٹھانا پڑا اس برقیہ میں اخبار مذکور نے منڈن کے ایک اخباری کاغذ کی پیشکش منظور کی تھی۔

تلافی کا مطالبہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب سے برقیہ روانہ کیا گیا ہے اخباری کاغذ کی قیمت میں برابر کمی بیشی ہو رہی ہے (اسٹار)

اقوام متحدہ میں ہالینڈ کی جانب میں ایک آواز بھی نہیں اُٹھی

برطانوی اخبارات میں ولندیزی اقوام کی مذمت

لنڈن ۲۵ دسمبر۔ برطانوی اخبارات میں غیر ملکی خبروں کے سلسلہ میں خاص طور سے انڈونیشیا کی صورت حال کے متعلق خبریں شائع ہو رہی ہیں۔

اخبار "ٹائمز" میں شائع شدہ اطلاع میں کہا گیا ہے کہ مجلس تحفظ میں ایک بھی آواز انڈونیشیا ولندیزی اقدام کے جرم کو ہلکا کرنے کے لئے نہیں اُٹھی۔

اخبار "نیوز کرنیکل" کا نامہ نگار خصوصی اپنی خبر کو ان الفاظ سے شروع کرتا ہے۔ "انڈونیشیا میں ہالینڈ کے پولیس ایکشن کی حمایت میں مجلس تحفظ کے اندر ابھی تک ایک آواز بھی پیدا نہیں ہوئی ہے"

اخبار مانچسٹر گارڈین نے بھی ایک مقالہ میں ہالینڈ کے اقدام کی شدید ترین مذمت کی ہے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ جنوب مشرقی ایشیا کی قوموں کے جذبہ کی طاقت کا اظہار پاکستان ہندوستان لنکا اور برما کے ردعمل سے ہوتا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ دو مرکزی سوال یہ ہے کہ آیا اقوام متحدہ سابقہ غلام باشندوں کے جائز احساسات کے خلاف قوت کے استعمال کو معاف کر دیتی ہے۔ یا اس کی مذمت کرتی ہے۔ (اسٹار)

مدراس سے کپڑے کی نقل وحرکت

نئی دہلی ۲۵ دسمبر۔ حکومت ہند نے مدراس سے ہاتھ کا تیار شدہ کپڑا کی آزادانہ نقل وحرکت کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسلئے اب ہر شخص صوبہ مدراس کے کسی حصہ سے ہندوستان کے کسی حصہ میں ریل۔ سڑک۔ ہوائی جہاز یا بحری جہاز کے راستہ ہاتھ کا تیار شدہ کپڑا بلغیر پرمٹ کے بھیج سکتا ہے۔ (اسٹار)

نئی دہلی ۲۴ دسمبر۔ آج ہندوستانی تاریخی ریکارڈ کے کمیشن اور اس کی ریسرچ اور اشاعت کی کمیٹی کے جلسہ میں اس تجویز پر غور وخوض کرے گی کہ اس وقت برطانوی حکومت کی ضمانت میں ہندوستان سے متعلق جو پرانی کتابیں اور دستاویزات رکھی ہیں ان کو ہندوستان واپس لایا جائے۔ (اسٹار)